بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

ہمارے (ویب سائٹ کے) ہوم پیج کے مواد کی حالیہ تازہ ترین updates کے ساتھ، ہم نے محسوس کیا ہے ں کہ کسی بھی غلط فہمی اور نا سمجھی کو دور کرنا ضروری ہے جو کہ ہمارے موقف کے بارے میں پیدا ہو سکتا ہے اس مذہب کے ایک اہم ترین اصول کے حوالے سے جو ہم مانتے ہیں جو مضبوطی سے فرقان پر جڑے ہوئے ہیں اور اسی پر چلتے ہیں ۔

اگر مذہب کے نام پر کوئی بھی چیز قرآن کی واضح اور غیر مبہم آیت سے متصادم ہے یا واضح طور پر اس کی حد سے تجاوز کرنے والی رہنمائی سے انحراف کرتی ہے تو ہم اس چیز (عقیدہ، مزہب، روایت، نقلیت، حکم شرعی، رائے، بیان، فتوے .،) کو جھوٹ، غیر سچ اور غلط تصور کرتے ہیں - چاہے وہ کہیں سے بھی پہونچی ہو۔

ہم یہ بھی ایمان اور پختہ یقین رکھتے ہیں کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور مہدی علیہ السلام اور ان کے صحابہ کبار اور ان کے تابعین نے کبھی بھی قران مجید اور اس کی واضح تعلیمات کے خلاف نہ کچھ کہا، نہ بیان کیا، نہ لکھا، نہ کیا اور نہ ہی کوئی ایسا عقیدہ رکھا یا پہنچایا۔ کوئی بھی چیز جو ان کے نام سے ہم تک پہنچتی ہے یا ان سے منسوب کی جاتی ہے جو قرآن کریم سے متضاد ہے اور اس سے ٹکراتی ہے تو وہ سچ نہیں ہے اور ان میں سے کسی ایک سے ماخوذ نہیں ہو سکتی۔

جبکہ قرآن باعتبار عمومی "فرقان" ہے اور خصوصاً پچھلے آسمانی صحائف و کتابوں پر مُہیمِن ہے (براہ کرم 5:48 دیکھیں) تو پھر بالضرور یہ ایک نا قابل تردید حقیقت ہے اور بہت زیادہ طاقت کے ساتھ "فرقان" کے طور پر کام کرتی ہے اور "مُهَيۡمِنًا" ہے انسانی کوششوں پر جو اس کے بعد وجود میں آئیں یا جاری رہیں گی ۔ (اسکے بعد) یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ وہ تطبیقِ قران کا اصول اپنی وسعت کے لحاظ سے ان کے نیچے اور آگے آنے والے ہر کسی پر لاگو ہوتا ہے۔ اگرچہ نص قرآن ہی کافی ہے، لیکن یہ تطبیقِ قران کا اصول ہمارے نقلیات اور دیگر کتابوں میں بھی واضح طور پر درج ہے جس کے حوالہ جات سب کے فائدے کے لیے دیے گئے ہیں۔

حدیث

"جب میری طرف سے کوئی حدیث آپ تک پہنچے تو اس کو کتاب خدا پر پیش کرو، اور اگر موافق ہے تو اسے قبول کرو، اور اگر اس سے موافق نہیں تو اسے چھوڑ دو۔

(idhā jāʾakum al-ḥadīth fa’riḍūhu ʿalā kitāb Allāh wa in wāfaqahu fa-khudhūhu wa in khālafahu fadaʿūhu).”

"میرے بعد جھوٹ پھیلے گا، لہذا جو بھی حدیث آپ کو پہنچے اسے کتاب خدا پر پیش کریں۔"

تبصرہ : یہ مطابقت کے اصول اور لٹمس ٹیسٹ (جانچنے کا ایک فیصلہ کن اشارہ) احادیث عالمی سطح پر قبول شدہ چھ سنی روایتی کتابوں (صحاح ستہ) میں سے کسی میں بھی نہیں پائے گئے یہاں تک کہ دو دیگر مشہور مجموعوں میں، یعنی، موطا اور مسند میں بھی نہیں ہے، اور سنت والجماعت کے علماء نے اسے ضعیف حدیث کا لیبل لگا کر مکمل طور پر مسترد کر دیا۔ یہ سنی محدثین، نقاد اور "سائنس حدیث" کے ماہرین نے بھی قرآن پاک کو اپنی حدیث تنقید اور تشخیص کے معیار میں کبھی شامل نہیں کیا!

عقیدہ شریفہ

اور جسنے کے احدیث نبوی کو حجت گردانا) (جوابن) فرمایا کے احادیث میں اختلاف بہت ہے ان کی تصیح مشکل ہے جو حدیث کے خدا کی کتاب اور اس بندے کے حال کے موافق ہو وہ صحیح ہے چنانچے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کے - میرے بعد قریب میں تمہارے لئے حدیثیں بہت ہونگی پس تم ان کو کتباللہ پر پیش کرو اگر موافق ہو تو قبول کرو ورنہ رد کردو-

تبصرہ: یہ مہدویوں کی پہلی کتاب ہے جس کے مصنف کوئی اور نہیں بلکہ بندگی میاں رضی اللہ عنہ ہیں۔ انہوں نے امامنا ؑ سے اس حدیث کو نقل کیا ہے یہ محدثین کے کاموں کی واضح تردید اور ناپسندیدگی کا اظہار کرتی ہے اور کسی بھی حدیث کی تصحیح اور جرح وتعدیل کو مکمل طور پر مسترد کرتی ہے۔ محدثین نے جن احادیث کو تقریبن ایک ہزار سال تک کمزور سمجھا اور مسترد کرتے رہے، امامنا ؑ نے ایک لمحے میں اسے کسی بھی حدیث کا فیصلہ کرنے اور قبول کرنے کا سب سے مستند اور واحد معیار بنادیا ۔ انکے اسناد کی بناپر احادیث کی جرح وتعدیل کے گمرہ کن طریقہ کار کو تہ وبالا کر دیا، اور اس کو صرف متن پر مرکوز کر دیا! گویا یہ کافی نہیں تھا کہ بندگی میاں رضی اللہ عنہ نے ایک مثال کے ذریعہ ان (محدثین) کی حدیث فہمی کو بھی

بے نقاب کر دیا۔ ہمارے لٹریچر کو پڑھنے کے بعد کوئی صحیح العقل شخص، باوجود ان کی مہدیؑ کے بیان قرآن سے دشمنی کے، اس نتیجے پر پہنچے گا کہ اماموناً یا ان کے اصحاب نے اہلسنت والجماعت کے فاسد عقائد یا ان کے منحرف طریقوں کو منظور کیا یا انکی توثیق کی ہے۔

نقلیات میاں عبد الرشید رضی اللہ عنہ

ترجمہ:۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص میری نقل بیان کرے اگر وہ حق تعالی کے کلام کے موافق ہے تو وہ نقل درست ہے اگر اللہ کے کلام کے موافق نہیں ہے تو وہ میری نقل نہیں ہے یا (سمجھ لیا جائے کہ) سننے کے وقت ناقل کا دل حاضر نہ رہا ہو گا جس کی وجہ سہو ہو گیا ہے۔

ترجمہ:۔ روایت ہے کہ مقام خراسان میں جو لوگ احادیث پر سے بحث کرتے اور کہتے کہ میرانجیؑ ان احادیث میں مہدی علیہ السلام کی جو نشانیاں بیان ہوئی ہیں خوندکار میں نہیں پائی جارہی ہیں۔ آپؑ نے فرمایا کہ احادیث میں بہت اختلاف ہے سقیم سے صحیح کو الگ کرنا مشکل ہے۔ جو حدیث کہ خدائے تعالی کی کتاب اور بندہ کے حال کے موافق ہو وہی صحیح ہے۔ جیسا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے بعد تمہارے لئے احادیث میں کثرت ہو جائیگی ان احادیث کو اللہ تعالی کی کتاب سے ملاؤ اگر موافق پاؤ تو قبول کرو ورنہ چھوڑ دو۔

تبصرہ: امامناؑ کے نقلیات کا سب سے پہلا مجموعہ آپ کے اپنے صحابی نے اس عبارت سے شروع کیا ہے اور اس کے مجموعے کو اس اُصول تطبیق اور لٹمس ٹیسٹ- نقل- اور پھر اُصول تطبیق اور لٹمس ٹیسٹ-حدیث- کے ساتھ ترتیب کیا ہے۔ ان (مصنف) کا ان دونوں (اصولوں) کو سرِ فہرست ذکر کرنا نہ تو محض اتفاق ہے اور نہ ہی بطورِ حادثہ بلکہ اس پر ان کا پختہ یقین ہے جبکہ کتب صحاح ستہ کے سنی محدثین اور مرتبین نے یہ زحمت بھی گوارا نہیں کی۔ یاد رہے، یہ نئی تشکیل شدہ فرقہ کیلیے بھی نظیر قائم کرتی ہے اور اہلسنت والجماعت کے غلط مذہب اور غلط طریقہ کار سے واضح علیحدگی کا اظہار کرتا ہے!

انصاف نامہ

روایت ہے کہ امام مہدی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی آپ کی نقل بیان کرے تو اسے چاہیے کہ وہ نقل کا

قرآن سے موازنہ کرے۔ اگر یہ قرآن کے مطابق ہے تو یہ میری طرف سے ہے۔ لیکن اگر یہ اللہ کے کلام کے مطابق نہیں ہے تو یہ میری طرف سے نہیں ہے (امام مہدیؑ) ہو سکتا ہے کہ راوی ان کے (امام کے) اقوال کو نہ سمجھ سکے۔

بندگی میاں رضی اللہ عنہ نے عقیدہ شریفہ میں فرمایا ہے کے احادیث میں اختلاف بہت ہے ان کی تصیح مشکل ہے **امام مہدی علیہ السلام نے فرمایا ہے** جو حدیث کے خدا کی کتاب اور اس بندے کے حال کے موافق ہو وہ صحیح ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے **فرمایا** میرے بعد بہت سی حدیثیں ہوں گی، اس کا موازنہ قرآن سے کریں، اور اگر وہ قرآن کے مطابق ہیں تو ان کو قبول کریں، ورنہ چھوڑ دیں ۔

اور، نیز، رسولاللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کے، میرے بعد، بہت سی احادیث آئیں گی۔ لیکن اس احادیث کو قبول کرنا چاہیے جو قرآن کے مطابق ہو: شاید ان ہونے یہکہا ہو یا نہ کہا ہو ۔ اور جو کچھ قرآن کی مخالفت کرتی ہے میری حدیث نہیں ہے۔ "یہ میری طرف سے نہیں ہے۔ میں قرآن کے خلاف کچھ کیسے کہہ سکتا ہوں؟" [مقدمہ، از (حضرت) ولی بن یوسف [RH]

تبصرہ نقلیات کی دوسری تالیف ایک تبعی نے کی ہے جو بندگی میاں رضی اللہ عنہ کی صحبتِ اقدس میں رہے۔ انہوں نے بھی اس نقل کا حوالہ دیا اور اپنے تالیف کے پیش لفظ میں نقل اور حدیث کی قبولیت کا معیار کا ذکر کرنے سے کسی کے ذہن میں کوئی شک وشبہ باقی نہیں رہتا کہ ابتدائی مہدویوں میں سے ایک نئ تشکیل شدہ جماعت جنکا عقیدہ اور مذہب واضح طور پر اہلسنت والجماعت کے خلاف ہے، - جنہونے ایک نیی کمیونٹی قایام کی تھی انکا عقیدہ اور مذہب جو واضح طور پر اہلسنت والجماعت کے خلاف ہے ، جن کے علماء (اہل سنت وجماعت کے) نے اس حدیث کو متروک اور مسترد کر دیا اور اسے اپنی مستند کتابوں میں جگہ دینے کی زحمت بھی نہیں کی اس کے برعکس انہونے اسے ضعیف قرار دیا!

سراج الابصار

بلکہ مہدیؑ نے قرآن کو اصل قرار دیا ہے۔ پس مذاہب مختلفہ کے احکام میں سے جو چیز قرآن کے موافق ہوئی اس کو مہدیؑ نے درست اور حسن قرار دیا اور جو چیز قرآن کے موافق نہ ہوئی اس کو درست نہیں رکھا اور یہی مہدیؑ کا منصب ہے کیونکہ اس کی صفت میں حدیث میں وارد ہوا ہے کہ مہدیؑ دین کو قائم کرے گا آخری زمانہ میں جیسا کہ میں نے قائم کیا ہے دین کو اول زمانہ میں (سراج الابصار صفہ 45)

تبصرہ : یہ کتاب تبع تابع حضرت سجاوندی عالم باللہؒ نے اہلسنت والجماعت کے ملا کے ہمارے مسلک اور طریقوں پر حملے کی تردید میں لکھی ہے۔ (انہوں) نے واضح کر دیا ہے کہ معمولی معاملات (فروعی احکام) میں بھی ہمارا مذہب پہلی تین نسلوں میں کیا تھا۔ اور چار سنی مکتبہ فکر کو قرآن کے لٹمس ٹیسٹ میں شامل کیا اور اس پر پیش کیا، کوئی بھی کیسے جان سکتا ہے کہ کس کا اور کونسا حکم عالیت پر ہے؟

اختتامی تبصرہ: لہذا، (khalifathullamehdi.info) ہوم پیج کا مواد نہ تو نیا ہے اور نہ ہی ہم سب سے پہلے اُصول تطبیق کو لاگو کرنے والے ہیں۔ بلکہ ہماری نیت اور عاجزانا کوشش خدا کے کلام اور اس کے رسولوں اور ان کے اصحاب اور تابعین کے ساتھ مکمل ہم آہنگی کی طرف ہے، جنہوں نے قرآن مجید کو بطور فرقان اور مُہیمن کی تبلیغ کی اور اس پر عمل کیا جیسا کہ انکے مندرجہ بالا سادہ و سلیس عبارتوں سے ثابت ہے، نیز، اُصول تطبیق کے اطلاق سے نہ تو کسی سنت یا احادیث یا کسی دوسرے ثانوی درجہ کے کتب کا کوئی انکارِ کلیہ لازم آتا ہے اور نہ ہی یہ پیغمبر اسلام ﷺ کی بے عزتی کا باعث ہے، ایسا سوچنا غلط ہے۔ بلکہ، پیغمبر ﷺ اور مہدیؑ کے حکم کی اطاعت میں اصول تطبیق کا اطلاق ہر اس چیز کے لیے واجب ہے جو ان سے منصوب ہو کر ہم تک پہنچے اور صرف اور صرف وہ چیزیں جو صریح طور پر قرآن سے متضاد ہوں اور کسی بھی طرح سے ہم آہنگ نہ ہو وہ مسترد کر دی جاتی ہیں اور نہ کہ کچھ اور۔

علمعیار

مزید یہ جاننا چاہیے کہ قرآن کی ہر آیت میں شانِ نزول ہے، لیکن قرآن کا مفہوم مطلق ہے۔ یعنی ہر شخص کے لیے قرآن اس کے دین پر قیامت تک ایک دلیل ہے۔ (المعیار، بندگی میاں سی دخوندمیر صدیقِ ولایت رضی اللہ عنہ)

Team <team@khalifatullahmehdi.info> Thu, Sep 2 at 7:04 PM

Salaamun Alaykum,
Dear Musaddiqeen wal Musaddiqat,

Inshallah, this email finds you in the best spirits. You might have noticed some regular updates on our home page content, if not please bookmark and read and verify all the Q&A under the heading "**Religion of the Book of God (Kitabullah ka Mazhab)**" and provide your valuable feedback, comments or observations but more importantly do notify us of any mistakes, misinterpretation, internal contradictions and any errors that might have resulted from our humble effort in our understanding the word of God. Inshallah, we'll gladly and quickly rectify it after due diligence.

We've also added the article "Conformity principle" in the same section at the top:
http://www.khalifatullahmehdi.info/articles/english/Conformity-principle.pdf

For site visit and time spent,
Jazak Allah Khair,
Team, http://KhalifatullahMehdi.info

Naql-e-Mubarak:

"Hum ne **Kitabullah ka Mazhab** pesh kardiya hai......Apni taraf say koi hukum nahi lagate. **Hum Kitabullah k tabe' hain**. **Khuda ki Kitab pesh kardiye** hain."